احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

خطبہ نمبر 15

منگل 9۔ اپریل 2013ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 9/اپریل 2013ء 27 جمادی الاول 1434 ہجری 9 شہادت 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 80

آسمان کے ستارے

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

علماء کی مثال اس زمین میں ایسی ہے جیسے آسمان میں ستارے ہوتے ہیں جن کے ذریعہ لوگ خشکی اور سمندر کی ظلمات میں راہ پاتے ہیں جب ستارے بھی ڈوب جاتے ہیں تو گمراہی کا امکان بڑھ جاتا ہے۔

(مسند احمد حدیث نمبر 12621)

عبادت کا قیام، حقوق کی ادائیگی، مربیان اور عہدیداران کا احترام اور دعوت الی اللہ کی طرف توجہ کریں

مربیان خلیفہ وقت کے نمائندے ہیں، عہدیداران بھی امانت کا حق ادا کریں

آپس میں محبت وپیار کو بڑھانا، اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑنا اور آنحضرت ﷺ کی باتوں پر عمل ہر احمدی کا فرض ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 5۔اپریل 2013ء بمقام بیت الرحمٰن ویلنسیا سپین کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 5۔اپریل 2013ء کو بیت الرحمٰن ویلنسیا سپین میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔حضور انور نے سورۃ آل عمران کی آیات 105,104 اور سورۃ النحل کی آیت 126 کی تلاوت وترجمہ کے بعد بیت الذکر کی اہمیت پر حضرت مسیح موعود کا ایک اقتباس پیش فرمایا جس میں آپ فرماتے ہیں کہ اس وقت جماعت کو بیوت الذکر کی بڑی ضرورت ہے۔ یہ خانہ خدا ہوتا ہے۔جس گاؤں یا شہر میں ہماری جماعت کی بیت الذکر قائم ہوگئی تو سمجھو کہ جماعت کی ترقی کی بنیاد پڑ گئی۔حضور انور نے فرمایا کہ جب خدا تعالیٰ کی خاطر اس کے گھر کو آباد کرنے کی طرف توجہ ہوگی تو پھر عبادت کے ساتھ خدا تعالیٰ کے بندوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف بھی توجہ ہوگی۔ آپس میں پیار ومحبت سے رہنے کی طرف بھی توجہ کرنی ہوگی حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ جماعت کے لوگوں کو چاہئے کہ سب مل کر اس بیت الذکر میں نماز باجماعت ادا کیا کریں۔ جماعت اور اتفاق میں بڑی برکت ہے۔ پراگندگی سے پھوٹ پیدا ہوتی ہے اور یہ وقت ہے کہ اس وقت اتحاد اور اتفاق کو بہت ترقی دینی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جب تک اللہ تعالیٰ کی رسی کو ہم مضبوطی سے پکڑے رکھیں گے۔ہم قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرنے والے بنے رہیں گے اور جب تک ہم اللہ تعالیٰ کے اس احسان کو یاد رکھیں گے کہ اس نے ہمیں احمدیت پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائی، ہمیشہ یاد رکھیں کہ قرآن کریم، آنحضرت ﷺ، حضرت مسیح موعود اور خلافت احمدیہ یہ سب اللہ تعالیٰ کی رسی کے طور پر ہیں۔ان میں سے ایک کو بھی اگر ایک احمدی نظرانداز کرے گا تو وہ ان لوگوں میں شمار ہوگا جو دوبارہ آگ کے گڑھے کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ پس اگر ہمارے قول وفعل میں تضاد ہوگا، اگر ہم چھوٹی چھوٹی باتوں پر اختلاف کرنے بیٹھ جائیں گے تو اکائی کو نقصان پہنچانے والے ہوں گے۔حضور انور نے فرمایا کہ ایسی جماعت جو بھلائی کی طرف لوگوں کو بلائے، نیکیوں کی تلقین کرے اور برائیوں سے روکے، اس کے پہلے مخاطب مربیان ہیں۔حضور انور نے مربیان کو خلیفہ وقت کا نمائندہ قرار دیتے ہوئے انہیں وعظ ونصیحت کرنے، تربیت وتعلیم کے میدان میں اور پھر دعوت الی اللہ اور اعلیٰ اخلاق اپنانے کے بارے میں اہم ہدایات سے نوازا۔ پھر فرمایا کہ عہدیداران اپنے ذمہ سپرد امانت کا حق ادا کریں۔اپنے قول وفعل میں مطابقت پیدا کریں۔ سیدالقوم خادمھم کا ارشاد ہمیشہ پیش نظر ہو۔عہدیداران کے اپنے نمونے افراد جماعت کو بھی نیکیوں پر قائم کرنے والے ہوں۔ حضور انور نے عہدیداران کو مربیان جو کہ خلیفۂ وقت کے نمائندے ہیں ان کا احترام کرنے کے بارے میں انہیں تلقین کی۔فرمایا کہ مربیان کا سب سے زیادہ احترام صدر جماعت اور امیر جماعت کو کرنا چاہئے اور اس احترام کی وجہ سے مربیان یہ نہ سمجھیں کہ یہ ہمارا حق ہے بلکہ ان میں مزید عاجزی پیدا ہونی چاہئے۔مزید اپنے نفس کی اصلاح کی طرف توجہ پیدا ہونی چاہئے۔فرمایا کہ جب ہم ہر سطح پر اس معیار کو حاصل کرلیں گے تو پھر دیکھیں گے کہ انشاء اللہ تعالیٰ جماعت کی تربیت کے مسائل بھی حل ہوں گے اور دعوت الی اللہ کے میدان میں بھی غیر معمولی فتوحات دیکھیں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ عہدیداران کا آپس کا رویہ اور سلوک بھی ایک دوسرے کے ساتھ بہت اچھا اور معیاری ہونا چاہئے۔صبر کا اعلیٰ نمونہ دکھائیں۔عام افراد جماعت یہ نہ سمجھیں کہ واقفین زندگی اور عہدیداران کی ہی سب ذمہ داریاں ہیں۔فرمایا کہ آپس میں محبت وپیار کو بڑھانا، صلح وصفائی کو قائم رکھنا، اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رکھنا، اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی باتوں کو سننا اور ان پر عمل کرنا، حضرت مسیح موعود کی تعلیم کے مطابق اپنے تقویٰ کے معیار بڑھانا اور خلیفہ وقت کی باتوں پر لبیک کہنا یہ ہر احمدی کی ذمہ داری ہے۔فرمایا کہ دعوت الی اللہ کرنا صرف مربیان ہی کا کام نہیں بلکہ اس کے بارے میں عام حکم بھی ہے۔مربیان اور عہدیداران کے ساتھ ساتھ ہر احمدی کی بھی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ لوگوں کو خدا کے راستے کی طرف بلائیں۔حضور انور نے دعوت الی اللہ کے میدان میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے قرآنی حکم ادع الی سبیل ربك با الحکمة ...... کی اہمیت اور تشریح بیان فرمائی۔حضور انور نے آخر پر فرمایا کہ بیت الرحمٰن سپین میں 600 سے زائد نمازی نماز پڑھ سکتے ہیں۔اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے اس بیت الذکر کو بابرکت فرمائے۔حضور انور نے خطبہ ثانیہ کے دوران کراچی میں مخالفین کی طرف سے فائرنگ کے نتیجے میں ایک احمدی دوست کے شدید زخمی ہو جانے کا ذکر فرمایا اور ان کے لئے دعا کی تحریک فرمائی۔

دو نفلوں کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 3 دسمبر 2010ء کے خطبہ جمعہ میں احمدی احباب کو روزانہ دو نوافل ادا کرنے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:۔

پس ان حالات میں دنیا بھر کی جماعتوں کے تمام افراد کو میں خاص طور پر اپنے مظلوم اور تکلیف اور مشکلات میں گرفتار بھائیوں کے لئے دعاؤں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کم از کم دو نفل روزانہ صرف ان لوگوں کیلئے ہر احمدی ادا کرے جو احمدیت کی وجہ سے کسی بھی قسم کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ جو ظالمانہ قوانین کی وجہ سے اپنی شہری اور مذہبی آزادیوں سے محروم کر دیئے گئے ہیں۔ اسی طرح جماعتی ترقی کے لئے بھی خاص طور پر دعائیں کریں۔پس اگر ہر احمدی اپنے دل کی بے چینی کو خدا تعالیٰ کے حضور پہلے سے بڑھ کر پیش کرے گا تو خود مشاہدہ کرے گا کہ اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر اس پر کس طرح پڑ رہی ہے پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ ان کو اپنے حصار میں لے لے گا۔

(روزنامہ الفضل 18 جنوری 2011ء)

عطیہ برائے گندم

ہر سال مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے اس کار خیر میں ہر سال بڑی تعداد میں مخلصین جماعت احمدیہ حصہ لیتے ہیں ۔ لہٰذا ہمدرد مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں اور برکتوں سے نوازا ہے۔ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں فراخ دلی سے حصہ لیں۔ جملہ نقد عطیہ جات بمد گندم کھاتہ نمبر 455003 معرفت افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرمائیں

(صدر کمیٹی امداد مستحقین گندم دفتر جلسہ سالانہ ربوہ)

خطبہ جمعہ

حضرت مسیح موعود کے رفقاء کی روایات کے حوالہ سے ان کی بعض رؤیا کا ذکر جن کا خصوصیت سے حضرت مصلح موعود سے تعلق ہے اور جن میں پیشگوئی مصلح موعود کی صداقت اور آپ کی خلافت سے متعلق پہلے سے خبریں دی گئی ہیں

اللہ تعالیٰ ان رفقاء کے درجات بلند فرمائے اور ہمیشہ ان کی نسلوں کو بھی ان کی دعاؤں کا وارث بنائے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے

مکرم سردار محمد بھروانہ صاحب جھنگ آف (پاکستان) کی وفات ۔ مرحوم کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 15 فروری 2013ء بمطابق 15 تبلیغ 1392 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح ۔ لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

رفقاء حضرت مسیح موعود کے واقعات اور روایات کا جو سلسلہ شروع کیا ہوا ہے، اُس کے مَیں نے مختلف عنوان بنائے تھے، جو بیان ہوتے رہے۔ آج کا خطبہ اس سلسلہ کا آخری خطبہ ہوگا۔ ویسے مَیں نے متعلقہ لوگوں کو کہا ہے کہ رجسٹر دوبارہ چیک کر لیں۔ اگر کچھ روایات رہ گئی ہوئیں تو پھر کسی وقت بیان ہو جائیں گی۔

یہ حُسنِ اتفاق ہے کہ یہ خطبات فروری کے مہینہ میں ختم ہو رہے ہیں اور جن روایات پر ختم ہو رہے ہیں اُن کا تعلق حضرت مصلح موعود سے ہے۔ ایک دو روایات مَیں نے گزشتہ خطبہ میں بیان کر دی تھیں اور آج تقریباً ساری ہی وہ روایات ہیں یا رؤیا ہیں، جو حضرت مصلح موعود سے متعلق ہیں۔ پانچ دن کے بعد یوم مصلح موعود بھی منایا جائے گا۔ 20 فروری کو جماعت میں منایا جاتا ہے۔ یہ اس لئے نہیں کہ مصلح موعود کی پیدائش تھی بلکہ اس لئے کہ 20 فروری کو حضرت مسیح موعود نے مصلح موعود کی جو پیشگوئی فرمائی تھی، یہ اُس کا دن ہے اور صداقت حضرت مسیح موعود کی یہ دلیل ہے۔ حضرت مصلح موعود کی پیدائش تو 20 فروری کی نہیں تھی۔

بہرحال یہ جو روایات مَیں بیان کرنے لگا ہوں ان میں حضرت مصلح موعود کی خلافت کے بارے میں لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے تسلیاں دلوائیں۔ جو لوگ پہلے غیر مبائعین میں شامل ہوئے تھے اُن کی پھر اللہ تعالیٰ نے رہنمائی فرمائی اور وہ دوبارہ بیعت میں آ گئے۔ حضرت مصلح موعود نے جب اپنا زمانہ گزارا ہے تو وہ بڑی سختیوں اور پریشانی کا دَور تھا۔ شروع میں انتخابِ خلافت کے وقت جو فتنہ اُٹھا، اس میں جو بڑے بڑے علماء کہلاتے تھے، حضرت مسیح موعود کے بڑے قریبی بھی تھے وہ جماعت سے علیحدہ ہو گئے، خزانہ لے کے چلے گئے اور پھر مختلف وقتوں میں اندرونی اور بیرونی فتنے بھی اُٹھتے رہے۔ لیکن ہر موقع پر اللہ تعالیٰ کی مدد آپ کے شامل حال رہی۔ یہ اولوالعزم ہر فتنہ اور ہر سختی کا بڑا مردانہ وار مقابلہ کرتا رہا۔ بہرحال اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا۔ آخر وہی جماعت ترقی کرتی رہی جس کے ساتھ خدا تعالیٰ کی تائید تھی اور جو خلافت کے ساتھ وابستہ تھے اور آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ وہ کس طرح ترقی کر رہی ہے۔

آج کی جو روایات ہیں، اب مَیں بیان کرتا ہوں۔

حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحب فرماتے ہیں۔ انہوں نے 1894ء میں بیعت کی تھی۔ کہتے ہیں کہ ''مَیں نے رؤیا میں حضرت خلیفہ اوّل کی زندگی میں دیکھا تھا جو حضرت محمود کی خلافت کے متعلق تھا۔ جب حضرت خلیفہ اوّل کو چوٹ لگی اور آپ کو ماشرہ کی تکلیف ہوئی۔ (یہ بیماری ہے خون کے دباؤ میں یا جسم میں کسی وجہ سے سوجن وغیرہ ہو جاتی ہے اور پیٹ کی بھی خرابی ہوتی ہے) بہرحال کہتے ہیں آپ کو ماشرہ کی تکلیف ہوئی تو مَیں نے حضرت محمود کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر یہ اقرار کیا تھا کہ مَیں آپ کا پہلا غلام ہوں۔ تو مجھے آپ نے فرمایا کہ سمجھ میں نہیں آیا۔ تو جناب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے بتلایا کہ ان کو بذریعہ رؤیا اور الہام کے یہ بتلایا گیا ہے کہ ہم نے محمود کو خلیفہ بنا دیا ہے''۔

(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ رفقاء۔ غیر مطبوعہ جلد نمبر 6 صفحہ 76-75 از روایات حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحب)

حضرت امیر محمد خان صاحب۔ پچھلی روایتوں میں بھی ان کی روایتیں، امیر خان صاحب کے نام سے پڑھتا رہا ہوں۔ ان کے کسی عزیز نے مجھے لکھا کہ ان کا نام امیر محمد خان تھا۔ تو بہرحال روایت میں لکھنے والے نے تو شروع میں امیر خان ہی لکھا ہے لیکن آگے روایتوں میں ان کے ایک خط کا ذکر آتا ہے اُس سے پتہ لگتا ہے کہ اصل نام ان کا امیر محمد خان ہی ہے۔ بہرحال انہوں نے 1903ء میں بیعت کی تھی۔ کہتے ہیں کہ 23 نومبر 1913ء کو مَیں نے خواب کے اندر ایک سرس کا درخت دیکھا جس کے ساتھ کچھ بڑی بڑی خشک پھلیاں لٹک رہی تھیں جس کی کھڑکھڑاہٹ سے اس قدر شور پڑ رہا تھا کہ کسی کو آواز بھی سنائی نہیں دیتی تھی۔ تب اللہ تعالیٰ نے بارش برسائی جس سے وہ تمام سوکھی ہوئی پھلیاں جھڑ گئیں۔ اس پر حضرت اولوالعزم نے فرمایا (یعنی حضرت مصلح موعود نے خواب میں ہی فرمایا) کہ شیطان کا گھر اُجڑ گیا، برباد ہو گیا۔ اب زمین سے سبزہ اُگے گا اور غلبہ پیدا ہو گا اور میوے لگیں گے۔ اس پر بعض اشخاص نے ان خشک پھلیوں کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ آپ نے ان کو شیطان کا گھر کیوں کہا ہے؟ اس کے جواب میں حضرت اولوالعزم نے فرمایا کہ انہیں مَیں نے شیطان کا گھر نہیں کہا، انہیں حضرت مسیح موعود نے بھی شیطان کا گھر ہی کہا ہے۔ اس کے بعد مَیں نے حکیم محمد عمر صاحب کو بڑی بلند آواز کے ساتھ (یہ خواب کا ذکر کر رہے ہیں، خواب میں ہی) حضرت صاحب کی پیشگوئیاں لوگوں کو سناتے دیکھا جو کہ پوری ہو چکی تھیں اور جن کو آئندہ کی پیشگوئی کی صداقت میں بطور دلیل کے پیش کر رہے تھے۔ جن کے سننے سے سامعین کے دلوں میں ایک سکینت اور سرور پیدا ہو رہا تھا۔ کہتے ہیں سو الحمدللہ! یہ خواب تقررِ خلافتِ ثانیہ کے وقت ہو بہو پورا ہوا اور مولوی محمد علی صاحب مع اپنے رفقاء کے، جنہوں نے خلافت کے خلاف شور برپا کر رکھا تھا، جماعت سے الگ ہو گئے بلکہ قادیان سے بھی نکل گئے۔ جن کے نکلنے کے بعد احمدیت خلافتِ ثانیہ کے ذریعہ چاردانگِ عالم میں پھیل گئی''۔

(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ رفقاء۔ غیر مطبوعہ جلد نمبر 6 صفحہ 148-147 از روایات حضرت امیر محمد خان صاحب)

حضرت امیر محمد خان صاحب ہی بیان فرماتے ہیں کہ ''24 فروری 1912ء بدھ وار کی رات خواب کے اندر مجھے حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے فرمایا کہ یہ جو حضرت مسیح موعود نے پیشگوئی فرمائی

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

تھی۔ (یہ جس خواب کا ذکر کر رہے ہیں، یہ حضرت خلیفہ اوّل کی زندگی کی خواب ہے) کہ جب مبارک موعود آئے گا تو تخت نشین کیا جائے گا۔ اس سے مراد ہم تو جارج پنجم کی تخت نشینی لیتے تھے لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ مبارک موعود سے مراد صاحبزادہ میاں محمود احمد ہیں اور تخت نشینی سے مراد آپ کی خلافت ہے۔ پھر خیال ہوا کہ آپ کی خلافت کے وقت تو دنیا میں کوئی زبردست زمینی یا آسمانی نشان ظاہر ہونا چاہئے تھے۔ تب تفہیم ہوئی کہ نشان بھی پورا ہو جائے گا۔ صاحبزادہ صاحب کی خلافت کے ذکر سے حضرت خلیفہ اوّل کا چہرہ بشاش ہو رہا تھا اور مَیں بھی خوش ہو رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ مَیں تو مبارک موعود کا ظہور کسی دُور کے زمانے میں سمجھتا تھا لیکن خدا کا شکر ہے کہ یہ خوش وقت بھی میری زندگی میں ہی مجھے نصیب ہوا۔ پھر خواب کے اندر خیال پیدا ہوا کہ خلیفہ تو حضرت مولوی صاحب ہیں، میاں صاحب کس طرح خلیفہ ہو گئے۔ تب تفہیم ہوئی کہ خلیفہ اوّل نے تو بہت بوڑھے ہونا نہیں کیونکہ خدا کے پیارے ارذلِ عمر کو نہیں پہنچتے"۔

(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ رفقاء۔ غیر مطبوعہ جلد نمبر 6 صفحہ 143-142 از روایات حضرت امیر محمد خان صاحب)

بعض لوگ موعود کا سوال اُٹھا دیتے ہیں تو ان کو اُس زمانے میں بھی خواب کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے بتا دیا۔

حضرت خیر دین صاحب جن کی بیعت 1906ء کی ہے، فرماتے ہیں کہ "ایک دفعہ مَیں نے دیکھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا داہنا ہاتھ گیارہ کرم لمبا ہو گیا ہے۔ (کرم ایک پیمانہ ہے جو دیہاتوں میں زمینوں کی پیمائش کے لئے استعمال کیا جاتا ہے، ساڑھے پانچ فٹ کا۔ یعنی پچپن ساٹھ فٹ لمبا ہو گیا) اس میں بتایا ہے کہ خدا نے ان کو غیر معمولی طاقت عطا فرمائی ہے جس کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکے گا۔ اسی حالت میں دیکھا کہ آپ کا چہرہ مبارک مغرب کی طرف ہے اور ایک چھوٹی سی دیوار پر رونق افروز ہیں اور آنکھوں سے آنسو جاری ہیں۔ مَیں نے عرض کیا کہ حضور آپ روتے کیوں ہیں؟ آپ نے فرمایا اس واسطے روتا ہوں کہ لوگ مجھے معبود نہ بنا لیں"۔

(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ رفقاء۔ غیر مطبوعہ جلد نمبر 7 صفحہ 161 از روایات حضرت خیر دین صاحب)

حضرت خیر دین صاحب ہی روایت کرتے ہیں کہ "کچھ دن ہوئے ایک خواب دیکھا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی لوگوں کو چٹھیاں دے رہے ہیں۔ وہ چٹھیاں اُن آدمیوں کی ہیں جن کے مقام آسمان میں ہیں۔ ان کے درجہ کے مطابق ہر ایک کو چٹھی دیتے ہیں۔ مَیں نے خیال کیا کہ مَیں بھی حضور سے پوچھتا ہوں کہ آیا میرے لئے آسمان میں کوئی مقام ہے۔ چنانچہ مَیں نے پوچھا کہ حضور! میرے لئے بھی آسمان پر مقام ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں تمہارے لئے بھی آسمان میں جگہ ہے۔ ان سب باتوں سے مَیں نے یہی سمجھا ہے کہ جو کچھ خاکسار کو نظر آ چکا ہے یا نظر آ رہا ہے، یہ سب کچھ نورِ نبوت کی شعاعوں سے ہے"۔

(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ رفقاء۔ غیر مطبوعہ جلد نمبر 7 صفحہ 161 از روایات حضرت خیر دین صاحب)

حضرت خلیفہ نور الدین صاحب سکنہ جموں فرماتے ہیں۔ دسمبر 1891ء ان کی بیعت ہے کہ "مجھے 1931ء میں کشفی حالت میں ایک بچہ دکھایا گیا جس سے سب لوگ بہت پیار کرتے تھے۔ مَیں نے بھی اُسے گود میں اُٹھا لیا اور پیار کیا۔ اگرچہ وہ چھوٹا سا بچہ ہے مگر لوگ کہتے ہیں کہ اس کی عمر تینتالیس سال کی ہے۔ مجھے القاء ہوا کہ اس کشف میں جو بچہ دکھایا گیا ہے وہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ہیں۔ 1931ء میں آپ کی عمر تینتالیس سال کی تھی اور یہ جو حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی اشعار میں درج ہے کہ۔

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا ۔۔۔ جو ہو گا ایک دن محبوب میرا

اس میں لفظ "ایک" میں بھی اشارہ 1931ء کی طرف ہے کیونکہ بحساب ابجد "ایک" کے عدد 31 ہیں۔ یعنی الف، ی، ک۔ ایک جو ہے اُس کے عدد جو ہیں وہ ابجد کے حساب سے 31 بنتے ہیں اور روحانی ترقی کا کمال بھی چالیس سال کے بعد شروع ہوتا ہے اس لئے اس کشف میں بچہ 43 کا دکھایا گیا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ رفقاء۔ غیر مطبوعہ جلد نمبر 12 صفحہ 85-84 از روایات حضرت خلیفہ نور الدین صاحب سکنہ جموں)

حضرت رحم دین صاحب ولد جمال دین صاحب فرماتے ہیں، ان کی بیعت 1902ء کی ہے کہ "خلافتِ ثانیہ کے وقت مَیں نے رؤیا دیکھا کہ مولوی محمد علی صاحب ایم اے کرسی پر بیٹھے ہیں اور میاں صاحب حضرت خلیفہ ثانی پاس کھڑے ہیں۔ تب میرے دیکھتے دیکھتے مولوی محمد علی صاحب کا چہرہ اور جسم چھوٹا ہونا شروع ہوا اور بالکل چھوٹا ہو گیا جیسے بچہ کا جسم ہوتا ہے اور حضرت میاں صاحب کا جسم بڑھتے بڑھتے بہت لمبا (یعنی آپ کے قد سے بھی زیادہ قد وغیرہ ہو گیا) اور بڑے رعب و جلال والا ہو گیا۔ تب مَیں بہت متعجب ہوا اور جس وقت صبح ہوئی تو تمام شکوک وشبہات دل سے نکل گئے اور مَیں نے آپ کی بیعت کر لی۔ (پہلے ان کے دل میں کچھ شکوک تھے۔) الحمدللہ علیٰ ذالک"۔

(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ رفقاء۔ غیر مطبوعہ جلد نمبر 6 صفحہ 34 از روایات حضرت رحم الدین صاحب)

پھر حضرت امیر محمد خان صاحب کی ہی روایت ہے۔ کہتے ہیں "جن دنوں قبل از خلافت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی حج کو تشریف لے گئے تھے، اُن ایام میں مَیں نے خواب کے اندر مسلمانوں کو کفار کے ہاتھ گھرے ہوئے دیکھا۔ (یعنی کفار نے مسلمانوں کو گھیرا ہوا ہے) جب کوئی صورت چارۂ کار نہ رہی تو ہم میں سے ایک شخص آسمان کی طرف اُڑا اور وہ آسمان سے قوی ہیکل مخلوق کو ساتھ لایا جس نے آتے ہی کفار کو بھگا دیا۔ چنانچہ مَیں نے یہ خواب حضرت اولوالعزم کی خدمت بابرکت میں آپ کے حج کے سفر میں مکہ مدینہ میں تحریر کیا اور عرض کیا کہ حضور کا یہ سفر خدا کی رضا اور اُس کے قرب کے حصول کا ذریعہ ہو۔ اور خواب میں مَیں نے جو کسی کو آسمان پر جاتے دیکھا اس سے مراد آپ کا سفرِ حج ہوا اور قوی ہیکل مخلوق کے نزول سے آپ کی دعاؤں کے ذریعہ فرشتوں کا نزول ہو جن کے ذریعہ خدا تعالیٰ کفّار کو نیست و نابود کرے۔ چنانچہ میرا خیال ہے کہ حضور نے حج سے واپسی پر بیت نور میں تقریر فرماتے ہوئے میرے اس خط کا ذکر بھی فرمایا تھا"۔

(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ رفقاء۔ غیر مطبوعہ جلد نمبر 6 صفحہ 141 از روایات حضرت امیر محمد خان صاحب)

پھر حضرت امیر محمد خان صاحب ہی فرماتے ہیں کہ "20 جنوری 1913ء کو مَیں نے نمازِ عشاء میں دعا کی کہ اے اللہ! تو مجھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود اور دیگر بزرگوں کی زیارت خواب کے اندر نصیب فرما۔ جب مَیں سو گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک میدان میں بہت سے بزرگانِ دین جمع ہیں اور سب کے سب دعا میں مشغول ہیں جن میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بھی ہیں اور آپ کے اور میرے آگے چنبیلی کے پھول ہیں جن کی ہم خوشبو لے رہے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے مجھے فرمایا کہ پھولوں کو سونگھتے وقت ناک سے نہیں لگانا چاہئے بلکہ ذرا ناک سے فاصلے پر رکھنے چاہئیں تاکہ پھولوں کی خوشبو نفاست سے آئے"۔

(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ رفقاء۔ غیر مطبوعہ جلد نمبر 6 صفحہ 144-143 از روایات حضرت امیر محمد خان صاحب)

حضرت امیر محمد خان صاحب ہی کہتے ہیں کہ "دسمبر 1913ء کی رات مَیں نے خواب میں حضرت میاں صاحب اولوالعزم کے ہمراہ ایسے گھروں کا نظارہ دیکھا جن کے نیچے سمندر گھس آیا ہے اور وہ بے خبری میں تباہی کے قریب پہنچ گئے ہیں۔ جن کی تعبیر منکرین خلافت کے انکارِ خلافت سے پوری ہوئی"۔

(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ رفقاء۔ غیر مطبوعہ جلد نمبر 6 صفحہ 149 از روایات حضرت امیر محمد خان صاحب)

پھر کہتے ہیں کہ "13، 14 فروری 1930ء کی درمیانی رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ مَیں ایک زینہ پر چڑھ رہا ہوں اور میرے پیچھے حضرت (اماں جان) صاحبہ بھی چڑھ رہی ہیں۔ جب مَیں نے حضور کی طرف دیکھا تو مَیں بوجہ آپ کے ادب کے گھبرا گیا۔ (یعنی حضرت (اماں جان) کی طرف دیکھا تو گھبرا گیا۔) مگر حضرت (اماں جان) صاحبہ نے ازراہ شفقت فرمایا کہ ڈرو مت۔ تم بھی ہمارے بچے ہی ہو۔ پھر مَیں ایک زینہ سے ہو کر ایک اور مکان کے اندر چلا گیا اور وہ مکان بھی حضرت مسیح موعود کا ہی مکان ہے۔ کیا دیکھتا ہوں کہ وہاں خاندان حضرت مسیح موعود میں مجھے ملازمت ملتی ہے مگر تنخواہ میری سب انسپکٹری کی تنخواہ سے بہت کم ہے جسے مَیں نے مشورہ کے بعد قبول کر لیا۔ پر مجھے ایک شخص پوچھتا ہے کہ تم نے پہلی ملازمت کس لئے چھوڑ دی۔ مَیں نے کہا کہ فلاں شخص نے میرے ساتھ دھوکہ کیا۔ پھر ایک اور شخص یا وہی شخص مجھے پوچھتا ہے کہ تم دیر سے کیوں آئے؟ مَیں نے کہا کہ میرے جو مہمان آئے ہوئے تھے وہ بیمار تھے اُن کی تیمارداری کی وجہ سے دیر ہو گئی۔ جس پر حضرت (اماں جان) صاحبہ نے فرمایا کہ تیمارداری کی وجہ سے دیر ہو ہی جایا کرتی ہے۔ پھر اس کے بعد مَیں کیا دیکھتا ہوں کہ چند آدمی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے مکان میں گھس آئے ہیں اور وہ شورش کرنا چاہتے ہیں۔ میرے ہاتھ میں تلوار ہے۔ مَیں نے تلوار سے سب کو بھگا دیا۔ پھر جب مَیں واپس اندر آیا تو دیکھا کہ ایک شخص پھر تلوار لئے اندر گھس آیا ہے۔ مَیں نے اپنی تلوار سے اُس کی تلوار کاٹ دی اور وہ عاجز سا ہو گیا۔ اتنے میں اور چند آدمی حضرت خلیفہ ثانی کو

گھیرے میں لئے جارہے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے مجھے آواز دی۔ مَیں نے اس ہجوم کو بھی منتشر کیا اور ایک اور شخص کو جو کہ فتنہ کا بانی مبانی تھا، اُسے تلوار سے قتل کرنا چاہا مگر وہ میری طرف منہ کر کے پیچھے کی طرف ہٹتا گیا اور مَیں بھی اُسے آگے رکھ کر اُس کی طرف بڑھتا گیا یہاں تک کہ مَیں نے اُس کو گھیر کر قتل کر دیا اور پھر جب مَیں اندر واپس آیا تو حضرت (اماں جان) صاحبہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے مجھے دودھ پلایا۔ ایک شخص مجھے دودھ پیتے دیکھ کر کہنے لگا کہ تم دودھ کیوں پیتے ہو؟ مَیں نے کہا کیا دودھ برا ہے۔ دودھ پینا تو بہت اچھا ہے۔ پھر میری آنکھ کھل گئی اور مَیں نے یہ خواب بذریعہ خط حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت بابرکت میں ارسال کیا۔ حضور نے 05/03/30 کو پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کے ذریعہ جواب تحریر فرمایا کہ خواب اچھی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سے کوئی سلسلہ کی خدمت لے لے گا۔ اس کے بعد اپریل 30ء کو پھر مَیں نے حضور کی خدمت میں ایک خط لکھا کہ بحضور سیدنا و امامنا حضرت (-) السلام علیکم۔ (یہ شعر لکھا ہے اُس پہ کہ)

ہر بلا کیں قوم راحق دادہ است　　　زیر آں گنج کرم بنہادہ است

مستریوں کی فتنہ انگیزی اور پولیس کی ناجائز کارروائی سن کر دل قابو سے نکلا جارہا ہے۔ تھوڑا ہی عرصہ ہوا تو مَیں نے خواب میں شریروں کا ایک گروہ حضور کے گرد جمع دیکھا جسے مَیں نے بذریعہ تلوار کے منتشر کیا اور ان کے سرغنہ کو قتل کیا۔ یہ خواب مَیں نے حضور کی خدمت میں تحریر کیا تھا۔ جس پر حضور نے رقم فرمایا تھا کہ ''خدا تعالیٰ تم سے کوئی خدمتِ دین لے لے گا''۔ سو مَیں اس خدمت کی ادائیگی کے لئے نہایت بے تابی سے چشم براہ ہوں لیکن مَیں نہیں جانتا کہ یہ کس طرح ادا ہوگی۔ سوائے دعا اور خدا کی استمداد کے اَور کوئی ذریعہ نہیں پاتا۔ حضور سے التجا ہے کہ میرے لئے دعا فرمائی جائے کہ خدا میری کمزوریوں سے درگزر فرما کر میری دعاؤں کو قبول فرمائے اور مجھے خدمتِ دین کے حصول کا عملی موقع عطا کرے۔ والسلام امیر محمد خان، سب انسپکٹر اشتمال اراضیات، ضلع جالندھر۔ کہتے ہیں کہ الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ سات سال کے بعد میری یہ خواب حرف بحرف پوری ہوئی یعنی 1924ء میں مَیں نے ایک اعلیٰ افسر کے ایماء پر ملازمت سے استعفیٰ دیا جو بعد میں اُس کی دھوکہ دہی ثابت ہوئی کیونکہ اُس نے بعض وجوہات کی بناء پر مجھے کہا تھا کہ مَیں بھی ملازمت چھوڑ رہا ہوں، تم بھی چھوڑ دو۔ لیکن پتہ لگا کہ اُس نے خود اب تک ملازمت نہیں چھوڑی اور اشتمال اراضیات میں مجھے 90 روپے ماہوار تنخواہ ملتی تھی اور اب قادیان میں صرف 20 روپے لے رہا ہوں جیسا کہ خواب میں بتلایا گیا تھا` اور ملازمت بھی انجمن کی نہیں بلکہ تحریکِ جدید کی ہے جو خاص حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تحریک ہے اور 1934ء سے ملازمت سے برطرف ہو کر آخر 1936ء تک بوجہ خانگی کاروبار گھر پر رہا اور اب یہاں آ کر خوارج کے فتنہ کو بچشمِ خود دیکھا اور دعاؤں کی توفیق پائی اور فخر الدین صاحب بانی سرغنہ کے قتل کا واقعہ بھی بچشمِ خود دیکھا۔

عطا کیں تُو نے میری سب مرادات　　　کرم سے تیرے دشمن ہو گئے مات

(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ رفقاء۔ غیر مطبوعہ جلد نمبر 6 صفحہ 156-152 از روایات حضرت امیر محمد خان صاحب)

حکیم عطا محمد صاحب جن کی بیعت 1901ء کی ہے، فرماتے ہیں کہ ''حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی بیعت کے غالباً ایک ماہ بعد حکیم احمد دین صاحب شاہدرہ سے لاہور میرے مکان پر آئے اور فرمانے لگے کہ چلو آج محمد علی صاحب سے مسئلہ نبوت پر کچھ گفتگو کرنی ہے۔ مَیں بھی اُن کے ساتھ ہو گیا۔ وہاں (بیت) میں دوستانہ طور پر حکیم احمد دین صاحب اور مولوی محمد علی صاحب نے گفتگو شروع کر دی۔ کوئی پندرہ بیس منٹ تک سلسلہ جاری رہا۔ اس بات پر کہ حضرت مسیح موعود نبی تھے کہ نہیں تھے۔ کہتے ہیں بعد میں ہم سب اپنے اپنے گھر آ گئے۔ رات کو مَیں نے دعا کی کہ الٰہی! مولوی محمد علی نے جو بیان کیا ہے وہ کچھ سچ معلوم ہوتا ہے۔ (یعنی حضرت مسیح موعود کی نبوت کے بارے میں کچھ شبہ ڈال دیا) میرے دل کو تُو خود ہی سنبھال۔ مَیں نے رات کو دیکھا کہ حضرت مسیح موعود تیزی سے گھبرائے ہوئے آئے ہیں اور فرمایا کہ وہ دیکھو۔ مَیں نے دیکھا کہ ایک کبوتر باز نہایت غصّہ سے بھرا ہوا اُس کبوتر کی طرف دیکھ رہا ہے جو کہ دوسرے کبوتر باز کی چھتری پر جا بیٹھا ہے۔ پھر حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ دیکھو! کبوتر باز کو جو کہ دوسرے کی چھتری پر جا بیٹھے، نہایت حقارت سے دیکھتے ہیں۔ اس لئے تم بھی کبھی پیغام بلڈنگ میں نہ جایا کرو۔ مَیں نے عرض کیا کہ حضرت! مَیں کبھی نہیں جاؤں گا۔ پھر میری نیند کھل گئی اور اللہ کے فضل کا شکریہ ادا کیا''۔

(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ رفقاء۔ غیر مطبوعہ جلد نمبر 7 صفحہ 179 از روایات حضرت حکیم عطا محمد صاحب)

ڈاکٹر عبدالغنی صاحب کڑک جنہوں نے 1907ء میں بیعت کی فرماتے ہیں کہ ''زمانہ گزرتا گیا اور حضرت خلیفہ اول کی وفات ہو گئی۔ نیروبی کے تمام احمدیوں نے اُس وقت حضرت خلیفہ ثانی کی بیعت کر لی مگر مَیں اور محمد حسین صاحب بٹ مرحوم اور خواجہ قمر الدین صاحب مرحوم محروم رہے۔ اور ہم نے بیعت نہ کی۔ بعد ازاں مجھے ہندوستان جانے کا موقع ملا تو مَیں ملازمت سے الگ ہو گیا تھا۔ لڑائی شروع ہو گئی اور مَیں ہندوستان میں رہا اور پھر وہیں ہندوستان میں مجھے میڈیکل کالج لاہور میں ہیڈ لیبارٹری اسسٹنٹ کی ملازمت مل گئی۔ اُن دنوں مَیں پیغام بلڈنگ بہت جایا کرتا تھا اور طبیعت کا رجحان اور خیالات اہلِ پیغام کے ساتھ ہی تھے۔ وہاں نماز پڑھا کرتا اور درس بھی وہیں سنا کرتا اور وقتاً فوقتاً اختلافی مسائل پر تبادلہ خیالات بھی ہوتا رہتا تھا۔ جناب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب مرحوم سے مَیں نے ایک دفعہ دریافت کیا کہ اس اختلاف میں کون حق بجانب ہے۔ اس کے جواب میں ڈاکٹر صاحب مرحوم نے کہا کہ سمجھدار لوگ تو سب ہمارے ساتھ ہیں۔ (جتنے بڑے بڑے سمجھدار ہیں وہ تو ہمارے ساتھ آ گئے ہیں۔) اُنہی دنوں مَیں حاجی محمد موسیٰ صاحب کی دوکان پر بھی جایا کرتا تھا۔ وہاں منشی محبوب عالم صاحب جو آجکل راجپوت سائیکل ورکس کے پروپرائٹر ہیں اُن سے بھی ملا کرتا تھا اور اختلافی مسائل پر گرما گرم گفتگو ہوا کرتی تھی۔ منشی صاحب کچھ سخت الفاظ بھی استعمال کیا کرتے تھے مگر مَیں سمجھتا تھا کہ منشی صاحب سخت کلامی کرتے ہیں۔ (یعنی عادت ہے، عادتاً کرتے ہیں) چنانچہ منشی صاحب نے ایک دفعہ مجھے کہا کہ تم پیغام بلڈنگ میں کیا کرنے جاتے ہو؟ مَیں نے کہا کہ قرآنِ مجید کا درس دینے جاتا ہوں۔ (میرا خیال ہے 'سننے جاتا ہوں'، ہونا چاہئے) کہنے لگے روزانہ وہاں جاتے ہو آج ہمارے ساتھ بھی قرآنِ مجید سننے کے لئے چلو۔ اُن دنوں نماز میاں چراغ الدین صاحب مرحوم کے مکان پر ہوا کرتی تھی اور درس بھی وہیں ہوتا تھا جو حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی دیا کرتے تھے۔ جب مَیں پہلی دفعہ گیا تو پارہ ''سَیَقُوْلُ'' کے پہلے ہی رکوع کا درس تھا۔ (دوسرے پارے کا۔) مولانا راجیکی صاحب ایک روانی کے ساتھ مستحکم اور مدلل طور پر قرآنِ مجید کی تفسیر کر رہے تھے جو مَیں نے اس سے پیشتر کبھی نہ سنی تھی۔ اُس وقت مولوی صاحب کی شکل کو جب مَیں نے دیکھا تو میرا خیال تھا کہ یہ شخص تو کوئی جاٹ معلوم ہوتا ہے۔ اس نے کیا درس دینا ہے؟ مگر میری حیرانی کی کوئی حد نہ رہی جب مَیں نے دیکھا کہ مولوی صاحب سے نکات و معارف کا دریا رواں ہے۔ چنانچہ مَیں نے منشی محبوب عالم صاحب کے پاس بھی مولوی صاحب کی تعریف کی۔ اس پر انہوں نے کہا کہ تمہارے مولوی محمد علی صاحب نے بھی ان سے قرآن کا علم حاصل کیا ہے۔ اُن دنوں میں کچھ تذبذب کی حالت میں تھا کہ مَیں نے ایک رؤیا دیکھی کہ ایک مسجد ایسی ہے جیسی کہ بٹالہ کی جامع مسجد اور اس مسجد کے عین وسط میں بیٹھے ہوئے مجھے خیال آ رہا ہے کہ پانی کہیں سے لے کر وضو کر کے نماز پڑھیں۔ ادھر ادھر دیکھ کر مَیں نے خیال کیا کہ پانی وہاں نہیں ہے۔ (مسجد میں بیٹھے ہوئے یہ سوچا کہ اس مسجد میں پانی نہیں ہے۔) اس لئے مَیں بالمقابل پانی کی تلاش میں گیا تو معلوم ایسا ہوتا ہے کہ ایک (بیت) ہے جیسا کہ وہ پیغام بلڈنگ کی (بیت) ہے جس میں پانی کی نلکیاں لگی ہوئی ہیں۔ مَیں وہاں پر وضو کرنے کے لئے نلکی کھولتا ہوں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پہلے صاف پانی آیا ہے مگر معاً بعد گدلا سا پانی جس میں میل کی سی کثافت ہے، جس کو پنجابی میں پنہ اور انگریزی میں algae کہتے ہیں، (کائی جو کہتے ہیں، وہ پانی میں سے) نکلا ہے اور میرے ہاتھوں پر پڑ گیا جس سے مَیں نے خیال کیا یہ تو بڑا میلا پانی ہے اور وہ ختم بھی ہو گیا۔ اس کے بعد مَیں نے اُسی مسجد کی طرف (یعنی جو پہلی مسجد تھی، جہاں بیٹھا ہوا تھا) واپسی کا ارادہ کیا اور وہ دیوار جو کہ اونچی معلوم ہوتی ہے اس پر مَیں چڑھ رہا ہوں تو ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب نے میرے پیچھے سے آ کر ٹانگ پکڑ لی ہے کہ تم یہاں کیوں آئے تھے؟ پھر یہاں نہ آنا۔ (غالباً یہ دوبارہ اُسی مسجد کا ذکر کر رہے ہیں جس میں ابھی وضو کر رہے تھے) کہ تم یہاں کیوں آئے تھے؟ پھر یہاں نہ آنا۔ مَیں کہتا ہوں کہ مجھے آنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کے بعد جب مَیں اسی مسجد کی طرف واپس گیا ہوں تو وہاں پر نہایت مصفّٰی پانی کا ایک حوض ہے۔ (یعنی جہاں بیٹھے ہوئے تھے، وہاں واپس گئے تو مصفّٰی پانی کا ایک حوض نظر آیا) اور حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی ایک حدیث کی کتاب کا درس دے رہے ہیں جو حنائی کاغذ پر چھپی ہوئی ہے اور اُس کے حاشیوں پر بھی گنجان چھپا ہوا ہے۔ مَیں یہ خیال کرتا ہوں کہ یہاں تو پانی کثرت کے ساتھ ہے اور مَیں پہلے بھولا ہی رہا۔ خیر جس وقت مَیں وضو کر کے ہاتھ اُٹھاتا ہوں تو

مستری محمد موسیٰ صاحب کا لڑکا محمد حسین تلوار لے کر میرے سر پر کھڑا ہے اور مَیں خیال کرتا ہوں کہ اس کو حضرت خلیفہ ثانی کی طرف سے میرے متعلق یہ حکم ہے کہ مَیں منافق ہوں اور مجھے قتل کر دیا جائے۔ مَیں نے محمد حسین صاحب کی طرف مڑ کر دیکھا کہ تم ایک مومن کو قتل کے لئے تلوار اُٹھاتے ہو۔ تمہیں معلوم نہیں کہ مَیں مومن ہوں؟ اُس کے بعد نظارہ بدل گیا اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مَیں ہاتھ میں تلوار لئے ہوئے ہوں اور چھوٹے چھوٹے لڑکے سرخ اور سفید رنگ کی وردیاں پہنے ہوئے جیسا کہ مولی ہوتی ہے ماتم کر رہے ہیں اور محرم کے دن معلوم ہوتے ہیں۔ مَیں تلوار لے کر ان لڑکوں کی طرف جاتا ہوں اور کہتا ہوں چلے جاؤ۔ چنانچہ وہ لڑکے بھاگ گئے۔ اُس کے بعد ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میرے لڑکے عبدالغفور خان کا مکان ہے اور مَیں اُس کمرے میں داخل ہونے کے لئے جب جاتا ہوں تو پولیس کے سپاہی تلاشی لینے کے لئے آتے ہیں اور مَیں خیال کرتا ہوں کہ میرے پاس جو تلوار بغیر لائسنس ہے، اس کی تلاشی کے لئے آئے ہیں۔ مگر مَیں دل میں خیال کرتا ہوں کہ یہ تلوار تو مَیں افریقہ سے لایا ہوں۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ اس رؤیا کو مَیں نے شاید چند ایک دوستوں کے پاس بھی بیان کیا اور شاید مجھے مستری محمد موسیٰ صاحب نے کہا کہ کاش کہ خواب میں قتل کر دیئے جاتے تو بہت اچھا ہوتا کہ منافقت بالکل مٹ جاتی۔ (اسے دیکھنے کے بعد بھی انہوں نے بیعت نہیں کی تھی) یہ کہتے ہیں اس کے بعد پھر مَیں نے حضرت خلیفہ ثانی کی بیعت کر لی اور پھر مَیں خدا تعالیٰ کے فضل سے سلسلہ سے اخلاص و محبت میں ترقی کرتا گیا''۔

(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ رفقاء۔ غیر مطبوعہ جلد نمبر 12 صفحہ 221 تا 227 از روایات حضرت ڈاکٹر عبدالغنی صاحب کڑک)

حضرت خیر دین صاحب فرماتے ہیں کہ ''جب احرار کا فتنہ بھڑکا تو خاکسار نے دیکھا کہ حضرت (-) کے ایک طرف یوسف نامی شخص لیٹا ہوا ہے اور دوسری طرف حضور کے شیر محمد لیٹا ہوا ہے۔ تو اس میں جنابِ الٰہی نے یہ بتایا کہ واقع میں یہ یوسف تو ہے مگر بعض لوگ حضور کی ترقی کو دیکھ کر جل رہے ہیں۔ مگر اس کے ساتھ کیونکہ غیر معمولی خدائی طاقت ہے اس لئے جلنے والے کچھ نہیں کر سکیں گے۔ گویا یہ خواب حضرت مسیح موعود کے اس شعر کے مطابق ہے۔

یوسف تو سن چکے ہو اِک چاہ میں گرا تھا　　　یہ چاہ سے نکالے جس کی صدا یہی ہے

(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ رفقاء۔ غیر مطبوعہ جلد نمبر 7 صفحہ 160 از روایات حضرت خیر دین صاحب)

حضرت ڈاکٹر نعمت خان صاحب بیان کرتے ہیں۔ 1896ء کی ان کی بیعت ہے کہ ''جب خلافتِ ثانیہ کا وقت آیا تو مَیں نے بیعت کا خط حضرت (-) کی خدمت میں لکھا اور اُن دنوں میں شاید رخصت پر ریاست نادون ضلع کانگڑہ میں اپنے گھر پر تھا۔ مجھے یاد پڑتا ہے کہ ان کا خط آیا۔ (یعنی یہ حضرت مولوی غلام حسین صاحب پشاوری کا ذکر کر رہے ہیں کہ ان کا خط آیا۔ یہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کے سسر تھے لیکن انہوں نے پہلے شروع میں بیعت نہیں کی تھی بلکہ پیغامیوں کے ساتھ چلے گئے تھے۔) کہتے ہیں اُن کا مجھے خط آیا اور اُس میں بیعت فسخ کرنے کے متعلق یہ لکھا ہوا تھا کہ فسخ کر دو۔ حضرت خلیفہ ثانی کی جو بیعت ہے وہ فسخ کر دو۔ چونکہ میرا تعلق اُن سے بہت عرصہ رہا تھا اس لئے اصلیت کو نہ سمجھا اور مَیں نے فسخ بیعت کے متعلق پیغامِ صلح میں لکھ دیا۔ اعلان ہو گیا اور اُن کے ساتھ یعنی پیغامیوں کے ساتھ میں ہو گیا۔ لیکن یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ خاندانِ نبوت کے متعلق میرے وہی خیالات رہے جو پہلے تھے اور کبھی مجھ سے بے ادبی کے الفاظ نہ نکلے۔ (یعنی حضرت مسیح موعود کی جو اولاد تھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی وغیرہ، ان کے متعلق کوئی بے ادبی کے الفاظ نہیں نکلے) یہی حالت مدت تک رہی۔ ان کے ایک دو جلسوں میں بھی شامل ہوا۔ (یہ جو مَیں نے شروع میں ان کا یعنی مولوی غلام حسین صاحب کا ذکر کیا ہے ناں، تو انہوں نے بیعت نہیں کی تھی لیکن 1940ء میں انہوں نے پھر بیعت کر لی تھی اور مبائعین میں شامل ہو گئے تھے پھر قادیان ہی آ کر رہے ہیں۔) بہر حال یہ کہتے ہیں کہ مَیں جلسوں میں بھی شامل ہوا۔ 1930ء یا اس سے پہلے، ایک رات مَیں نے خواب میں دیکھا کہ ایک بڑی حویلی سمندر کے کنارے پر ہے اور پانی کی لہریں زور شور سے اس کے ساتھ ٹکراتی ہیں اور بہت شور ہوتا ہے۔ اُس حویلی کے اندر سے مولوی محمد علی نکلے تو کیا دیکھتا ہوں کہ اُن کے چہرے کا نصف حصہ سفید اور نصف سیاہ تھا۔ معاً میرے دل میں خیال ہوا کہ ان کی پہلی زندگی یعنی پہلی حالت حضرت مسیح موعود کے زمانے کی اچھی تھی اور اُس کے بعد کی سیاہ ہو گئی۔ اُس کے بعد جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو ہدایت کی طرف لاتا ہے تو اُس کے اسباب بھی ایسے پیدا کر دیتا ہے جو اس کی ہدایت کا موجب ہو جاتے ہیں۔ مَیں 1932ء میں اپنے گھر پر تھا۔ میرے اہلِ خانہ سرگودھا میں تھے کہ ڈاکٹر محمد یوسف صاحب امریکہ والوں کا، جو میرے رشتہ دار ہیں، خط پہنچا کہ آپ بہت جلد قادیان آ جاویں۔ کیونکہ مَیں نے امریکہ جانا ہے اور مکان کا بنوانا آپ کے ذمہ ہے۔ (قادیان میں جو مکان بنوانا تھا، اُس کی نگرانی آپ کریں) کہتے ہیں اس پر مَیں اپریل 1932ء میں قادیان آ گیا اور مکان تیار کرایا۔ میرے اہلِ خانہ بھی یہاں آ گئے۔ یہاں آ کر دیکھا تو عجیب ہی کیفیت نظر آئی۔ نیا آسمان اور نئی دنیا نظر آنے لگی۔ نمازوں میں شامل ہونا، حضرت صاحب کے خطبات کا سننا اور تقریروں کا سننا، اس نے ایسا اثر ڈالا کہ جو مغالطے دیئے گئے تھے وہ آہستہ آہستہ دور ہونے لگے۔ اتفاق سے مَیں قادیان سے نادون گیا تو مہاشہ محمد عمر (دعوت الی اللہ) کے واسطے وہاں آئے ہوئے تھے۔ اثنائے گفتگو مجھے کہنے لگے کہ آپ بیعت کا فارم بھر دیں۔ مَیں نے بیعت کا فارم بھر دیا اور دل کی سب کدورتیں دور ہو گئیں اور خداوند تعالیٰ نے اپنے فضل کے سائے میں لے لیا اور مجھ جیسے عاصی کو دوبارہ زندگی بخشی ورنہ میرے ساتھی ابھی تک نخوت کی ذلت میں پھنسے ہوئے ہیں۔ دل تو اُن کا اندر سے محسوس کرتا ہے کہ ہم نے بڑی غلطی کی لیکن ظاہراً امارت اُن کے حق کے قبول کرنے میں مانع ہے اور یہی اُن کا جہنم ہے جس میں وہ ہر وقت پڑے جلتے ہیں۔ دل تو اُن کا چاہتا ہے کہ مان لیں لیکن ناک کے کٹنے کا خوف ہے۔ خداوند تعالیٰ ہدایت دے۔ میرے حال پر تو اللہ تعالیٰ نے خاص فضل کیا۔ قریباً دو سال کا عرصہ ہوا کہ ایک رات خواب میں دیکھتا ہوں کہ آسمان سے ایک سنہری صندوق منقش ہوئے بہت ہی چمکدار اور روشن اترا اور معلق ہوا میں آ کر ٹھہر گیا۔ اتنے میں ایک تاج منقش سنہری اترا اور وہ صندوق پر ٹھہرنا چاہتا ہی تھا کہ مَیں نے پرواز کر کے اُس کو اپنے دونوں بازوؤں سے تھام لیا۔ اس کا تھامنا تھا کہ تمام دنیا کے کناروں سے یک زبان آواز سنائی دی کہ ''اسلام کی فتح'' اور ایسا شور ہوا کہ میری آنکھ کھل گئی۔ اور اُسی وقت میرے دل میں یہ ڈالا گیا تھا کہ تاج برطانیہ کا ہے''۔

(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ رفقاء۔ غیر مطبوعہ جلد نمبر 4 صفحہ 4 تا 6 از روایات حضرت ڈاکٹر نعمت خان صاحب)

حضرت میاں سوہنے خان صاحب فرماتے ہیں کہ مئی 1938ء (میں) جس وقت احرار کا بہت زور تھا، اُس وقت مَیں نے دعا کرنی شروع کی اور درود شریف کثرت سے پڑھنا شروع کر دیا۔ (احرار نے جماعت کے خلاف بہت زیادہ شورش اُٹھائی تھی) کہ یا ربّ! میرے پیر کی عزت رکھیں، دشمن کا بہت زور ہے۔..........۔

(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ رفقاء۔ غیر مطبوعہ جلد نمبر 12 صفحہ 201-200 از روایات حضرت میاں سوہنے خان صاحب)

حضرت خیر دین صاحب بیان کرتے ہیں کہ ''ایک دفعہ مَیں نے دیکھا کہ امیر کابل کہتا ہے کہ مَیں نے اپنا پیسہ بھیج دیا ہے۔ پیچھے آپ بھی آ رہا ہوں۔ جب مستریوں نے ایک فتنہ برپا کیا (یہ مستریوں کا جو فتنہ تھا، یہ وہاں قادیان میں ایک اندرونی فتنہ تھا، انہوں نے بڑا شور مچایا تھا) تو اُس وقت مَیں نے دیکھا کہ حضرت خلیفہ ثانی آسمان پر ٹہل رہے ہیں۔ گویا اس میں یہ بتایا کہ اُن کا اتنا اونچا مقام ہے کہ اُن کے مقام تک پہنچنا نہایت ہی مشکل ہے، گویا محال ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ دنیا کے لوگ جتنا چاہیں زور لگا لیں خدا کے فضل سے ان کا کوئی نقصان نہیں کر سکیں گے۔ کیونکہ اُن کا قدمِ مبارک بہت بلندی پر ہے۔ یہ حضور کے اس شعر کے ماتحت ہے کہ ؎

آسماں کے رہنے والوں کو زمیں سے کیا نقار''

(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ رفقاء۔ غیر مطبوعہ جلد نمبر 7 صفحہ 160 از روایات حضرت خیر دین صاحب)

حضرت میاں سوہنے خان صاحب فرماتے ہیں کہ ''اب مَیں صداقت خلیفہ ثانی بیان کرتا ہوں جو میرے پر ظاہر ہوئی۔ جس وقت احرار کا بہت زور تھا اور مستریوں نے بھی حضور پر بہت تہمت لگائی تھی۔ مَیں نے دعا کرنی شروع کر دی کہ اے اللہ! میرے پیر کی عزت رکھ۔ وہ تو میرے مسیح کا بیٹا ہے۔ بہت دعا کی اور بہت درود شریف اور الحمد شریف پڑھا اور دعا کرتا رہا۔ خواب عالمِ شہود میں ایک شخص میرے پاس آیا۔ اُس نے بیان کیا کہ مشرق کی طرف بڈھا گاؤں میں مولوی آئے ہوئے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ احمدیوں کو ہم نے جڑ سے اکھیڑ دینا ہے۔ اور بندہ (یعنی یہ میاں سوہنے خان صاحب) کہتے ہیں کہ میں، برکت علی احمدی اور فتح علی احمدی کو اپنے ساتھ لے کر خواب میں ہی اُن کی طرف روانہ ہوا۔ جہاں مولوی آئے ہوئے تھے۔ جب وہ موضع پنڈ دری قد پہنچے، اُس وقت نماز عصر کا وقت ہو گیا۔ مَیں نے امام بن کر ہر دو احمدیوں کو نماز پڑھانی شروع کر دی۔ اتنے

میں خرد خان اور غلام غوث احمدی پھگلانہ بھی آ گئے۔مَیں نے آسمان کی طرف دیکھا۔آسمان پر دو چاند ہیں۔ایک چاند بہت روشن ہے۔دوسرا جو مربع شکل اُس کے ساتھ لگا ہوا ہے، وہ بے نور ہے۔ روشنی نہیں ہے۔میرے دیکھتے دیکھتے اس میں روشنی ہونی شروع ہو گئی۔غرضیکہ وہ چاند دوسرے چاند کے برابر روشن ہو گیا۔مَیں نے دعا کی، یہ دونوں ایک قسم کے روشن ہو گئے۔اُس وقت مجھے آواز آئی کہ پہلا چاند مرزا صاحب مسیح موعود ہیں اور یہ دوسرا چاند جواب روشن ہوا ہے یہ میاں بشیر الدین محمود احمد خلیفہ ثانی ہیں۔

(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ رفقاء۔غیر مطبوعہ جلد نمبر 12 صفحہ 200-199 از روایات حضرت میاں سوہنے خان صاحب)

جیسا کہ مَیں نے کہا مستریوں کا بھی قادیان میں بڑا فتنہ اُٹھا تھا، جس میں حضرت خلیفہ ثانی پر بڑے غلیظ الزامات بھی ان لوگوں نے لگائے تھے اور مقدمہ بھی قائم کیا تھا۔اس کا خلاصۃً کچھ ذکر کر دیتا ہوں، اکثر کو شاید نہیں پتہ ہو گا۔ویسے تو یہ تفصیل پڑھنے والی ہے۔حضرت خلیفۃ ثانی فرماتے ہیں کہ ’’ایک مقدمہ پچھلے دنوں میرے خلاف کیا گیا کہ گویا مَیں نے آدمی مقرر کئے تھے کہ بعض لوگوں کو مروا دوں۔ یہ وہ لوگ تھے جو مشین سویّاں کی دکان سے تعلق رکھتے ہیں اور اُنہی کی طرف سے یہ مقدمہ کیا گیا تھا اور دوسرا مقدمہ یہ تھا کہ آئندہ کے لئے میری ضمانت لی جائے‘‘۔ پھر آگے فرماتے ہیں ’’ان لوگوں کو قتل کروانا تو بڑی بات ہے۔مَیں نے اُن کے لئے کبھی بددعا بھی نہیں کی۔ مگر انہوں نے اپنے اوپر قیاس کیا۔پچھلے دنوں بعض وجوہ سے جو خیالی طور پر گھڑی گئیں (بعض ایسی وجوہات جو خیالی تھیں) اُن میں یہ خیال پیدا ہوا کہ اُن کے خلاف کوشش کی جارہی ہے۔(اُن کو یہ خیال پیدا ہوا کہ جس طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اُن کے خلاف کوئی کوشش کر رہے ہیں) ان لوگوں نے بعض ایسی وجوہات سے جو اخبار میں بھی بیان کر دی گئی ہیں، کئی قسم کی ناجائز حرکات کیں‘‘۔ پھر آگے فرماتے ہیں کہ ’’جو لوگ اخلاق میں گر جاتے ہیں وہ اپنے بُغض کا بدلہ غیر اخلاقی طور پر لینے کے درپے ہو جاتے ہیں۔اس وجہ سے انہوں نے ایسی باتیں کرنی شروع کیں جو الزامات اور اتہامات سے تعلق رکھتی ہیں‘‘۔اور بڑے گندے گندے الزامات لگائے تھے لیکن آپ نے اُس کا کوئی جواب نہیں دیا۔تاریخ احمدیت میں جو لکھا ہوا ہے۔اُس کا بھی خلاصۃً بیان کرتا ہوں کہ جماعت احمدیہ کی کامیابیوں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ہر حلقے میں بڑھتی ہوئی مقبولیت دیکھ کر بعض لوگوں نے جن سے سلسلہ کی عظمت اور آپ کی شہرت دیکھی نہیں جاتی تھی، آپ کی زبردست مخالفت شروع کر دی۔ چنانچہ اس غرض کے لئے قادیان کے بعض مستری جو مشین سویّاں کی دکان چلاتے تھے، آلہ کار بنائے گئے جنہوں نے حضرت خلیفہ ثانی پر اقدامِ قتل کا مقدمہ کرنے کے علاوہ ایک اخبار ’’مباہلہ‘‘ نامی جو قادیان سے جاری ہوتا تھا، جاری کر کے آپ کی ذات مقدس پر شرمناک حملے کئے اور اپنی دشنام طرازی اور اشتعال انگیزی سے جماعت کے خلاف ایک طوفان بدتمیزی کھڑا کر دیا۔ یہ فتنہ دراصل ایک گہری سازش کا نتیجہ تھا جس کے پیچھے سلسلہ احمدیت کے مخالف عناصر کام کر رہے تھے اور جنہوں نے احمدیوں کو بدنام کرنے بلکہ کچلنے کے لئے پوری کوشش سے ہر قسم کے اوچھے ہتھیار استعمال کئے۔اس فتنہ نے جہاں دشمنانِ احمدیت کی گندی اور شکست خوردہ ذہنیت بالکل بے نقاب کر دی، وہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی یوسفی شان کا اظہار ہوا اور آپ نے صبر اور تحمل کا ایک ایسا عدیم النظیر نمونہ دکھایا کہ ملک کا سنجیدہ اور متین طبقہ ورطۂ حیرت میں پڑ گیا اور انہوں نے گند اُچھالنے والوں کے خلاف نفرت اور بیزاری کا کھلا اظہار کیا اور کئی اخباروں نے پھر اس بات کو لکھا بھی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی جلسہ سالانہ 1927ء میں اپنی تقریر میں اس فتنہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ایسی باتیں الٰہی سلسلوں کے ساتھ خدا تعالیٰ کی سنت کے ماتحت لگی رہتی ہیں۔ ان سے گھبرانا نہیں چاہئے۔ ہمارا فرض کام کرنا ہے۔دشمنوں کی شرارتوں سے گھبرانا ہمارا کام نہیں۔ جو چیز خدا تعالیٰ کی ہو اُسے وہ خود غلبہ عطا کرے گا۔اللہ تعالیٰ اپنی چیزوں کی آپ حفاظت کرتا ہے۔ اگر سلسلہ احمدیہ کسی بندہ کا سلسلہ ہوتا تو اتنا کہاں چل سکتا تھا۔یہ خدا کا ہی سلسلہ ہے وہی اُس کی پہلے حفاظت کرتا رہا ہے اور وہی آئندہ کرے گا۔(انشاء اللہ۔) خدا تعالیٰ نے مجھے بتلایا ہے کہ شوکت و سلامتی، سعادت اور ترقی کا زمانہ عنقریب آنے والا ہے۔کہنے والے نے کہا ہے، دیکھوں گا کس طرح جماعت ترقی کرتی ہے۔مگر مَیں بھی دیکھوں گا کہ میرے خدا کی بات پوری ہوتی ہے یا اُس شخص کی‘‘۔

(تاریخ احمدیت جلد چہارم صفحہ 627 تا 629 مطبوعہ ربوہ)

چنانچہ وہ فتنہ بھی عجیب طرح ختم ہوا کہ وہ لوگ جس کو بعض حکومتی کارندے بھی مدد کر رہے تھے، وہ حکومت کے خلاف ہی بدل گیا اور ایک دنیا نے دیکھ لیا کہ خدا کی بات پوری ہوئی اور یہ فتنہ آپ مر گیا اور بہت بری طرح مرا۔

اب بھی جو، کبھی بھی جماعت کے خلاف planning کی جاتی ہے، سکیمیں بنائی جاتی ہیں، منصوبے بنائے جاتے ہیں، اگر اُن کو حکومتیں مدد کریں تو وہ حکومتوں کے خلاف ہی ہو جاتے ہیں، یہی ہم نے دیکھا ہے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ جماعت کو ہر قسم کے فتنوں سے محفوظ رکھے اور ہمیں ترقیات دکھاتا چلا جائے۔ان رفقاء کا جن کا ذکر ہوا ہے ان کے درجات بلند فرمائے اور ہمیشہ ان کی نسلوں کو بھی ان کی دعاؤں کا بھی وارث بنائے اور اُن کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ جماعت کے تمام افراد کو بھی ہر قسم کے شر اور فتنہ سے بچائے اور خلافتِ احمدیہ کے ساتھ مضبوط تعلق قائم کرنے کی سب کو توفیق عطا فرمائے۔

آج بھی نماز جمعہ کے بعد نمازِ جنازہ غائب پڑھاؤں گا جو مکرم سردار محمد بھروانہ صاحب جھنگ کا ہے جن کی 7 فروری 2013ء کو 73 سال کی عمر میں وفات ہوئی۔(-) ان کے والد احمد خان بھروانہ صاحب تھے۔ چنڈ بھروانہ ٹھٹھہ شیرے کا، کے رہنے والے تھے۔حضرت خلیفہ ثانی کے زمانے میں پچاس کی دہائی میں انہوں نے بیعت کی تھی۔اُس وقت اُن کی عمر قریباً دس سال کی تھی اور (دعوت الی اللہ) کا ان کو چھوٹی عمر سے ہی بڑا شوق تھا جو آخر تک قائم رہا۔آپ کی دنیاوی تعلیم تو کوئی خاص نہیں تھی، صرف پرائمری تھی لیکن حضرت مسیح موعود کی اور خلفاء کی کتب خاص طور پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی کتب کا بڑا گہرا مطالعہ تھا۔ جھنگ کے دیہاتی ماحول میں لوگوں کی طبائع کے لحاظ سے آپ نے صداقتِ احمدیت کے دلائل تیار کر رکھے تھے جو مقامی جھنگوی زبان میں پیش کرتے تھے جن کا سننے والوں پر بہت اثر ہوتا تھا۔آپ کو جماعت جھنگ کی طرف سے بھی مختلف جگہوں پر مناظروں کے لئے بھجوایا جاتا تھا۔(دعوت الی اللہ) کے سلسلہ میں اس قدر نڈر تھے کہ لوگوں اور جگہ کی کبھی پرواہ نہیں کی اور دشمنوں کے درمیان بھی بلا جھجک چلے جایا کرتے تھے۔احمدیت کی سچائی کا اظہار کرتے تھے۔کئی دفعہ مدّ مقابل چیں بہ جبین ہو کر اوچھے ہتھکنڈوں کا استعمال کرتے لیکن یہ بات کبھی بھی اُن کی (دعوت الی اللہ) اور اظہارِ حق کے راستے میں روک نہیں بنی۔ان کی عادات سے علاقے کے اکثر لوگ واقف تھے۔ان کی موجودگی میں کبھی کسی کو احمدیت پر اعتراض کرنے کی جرأت نہیں ہوتی تھی۔انہیں (دعوت الی اللہ) کے لئے کسی بھی جگہ کسی بھی وقت بلایا جاتا تو کبھی انکار نہ کرتے بلکہ یہ سب مصروفیات چھوڑ کر وہاں پہنچ جاتے۔ان کے ایک بیٹے عبدالشافی بھروانہ صاحب سیرالیون میں (مربی) سلسلہ ہیں اور ان کے ایک ہی اکلوتے بیٹے ہیں۔وہ لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھے اپنے ساتھ لے گئے اور تمام رات اپنے ایک دوست کو جو ان دنوں جھنگ آیا ہوا تھا صداقتِ احمدیت کے دلائل سمجھاتے رہے۔اُس کے تمام سوالوں کا نہایت تحمل سے جواب دیتے اور پھر اُس سے کہتے اور کوئی بات بتاؤ جو تمہیں احمدیت قبول کرنے سے روکتی ہو اور پھر اُس کے سوال کے ہر پہلو کا کافی شافی جواب دیتے۔ یہ سلسلہ صبح تک چلا۔ساری رات اس طرح رہا۔جب وہ دوست اپنے علاقے میں واپس چلے گئے تو واپس جانے کے بعد اس دوست نے بیعت کر لی اور اپنے گھر ایک خط لکھا جو اُن کے گھر والوں نے مجھے دکھایا۔اُس میں تحریر تھا کہ مَیں ایک دیہاتی شخص سے ملا جو تمام دن مجھے مویشیوں میں الجھا نظر آتا تھا۔لیکن ایک رات مَیں نے اُس کی باتیں سنیں تو مجھے علم کا ایک دریا نظر آیا۔ بیشک یہ سب علم انہیں حضرت مسیح موعود کی کتب کے مطالعہ سے اور بار بار مطالعہ سے حاصل ہوا تھا۔جیسا کہ مَیں نے کہا کہ ان کے ایک ہی بیٹے ہیں اور ایک بیٹی ہے۔اکلوتے بیٹے (مربی) سلسلہ ہیں۔سیرالیون میں آجکل کام کر رہے ہیں۔پچھلے ہفتہ وہاں جلسہ بھی ہو رہا تھا اور اُس کی مصروفیت کی وجہ سے بھی اور مجبوریوں کی وجہ سے بھی یہ جا نہیں سکے، اپنے باپ کے جنازے میں شامل نہیں ہو سکے اور بلکہ انہوں نے مجھ سے اس وجہ سے جانے کا پوچھا تک بھی نہیں کہ جلسہ کی مصروفیات ہیں۔اللہ تعالیٰ ان کے والد کی خواہش کے مطابق ان کو بے لوث خدمتِ سلسلہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور صبر اور حوصلہ عطا فرمائے اور اس واقفِ زندگی کو اپنے والد کی دعاؤں کا وارث بنائے۔اللہ تعالیٰ مرحوم کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرمائے، درجات بلند فرمائے اور ان کے جو لواحقین ہیں سب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

❁ مکرم محمد شاہد صاحب معلم وقف جدید بھلیسر انوالہ ضلع گجرات تحریر کرتے ہیں۔

مسرور احمد ابن مکرم مجید احمد صاحب بھلیسر انوالہ ضلع گجرات نے ساڑھے آٹھ سال کی عمر میں ناظرہ قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ مورخہ 14 مارچ 2013ء کو تقریب آمین کے موقع پر مکرم مقصود احمد صاحب صدر صاحب جماعت نے بچے سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ عزیزم مسرور احمد کو قاعدہ یسرنا القرآن و ناظرہ قرآن کریم پڑھانے کی سعادت خاکسار کے حصہ میں آئی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو قرآن کریم پڑھنے اور اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی توفیق دے۔ آمین

درخواست دعا

❁ مکرم لقمان محمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ مکرم مبارک احمد طاہر صاحب پنشنر تحریک جدید سابق انسپکٹر وکالت مال اول بعارضہ معدہ بیمار ہیں۔ مرض کی صحیح طرح تشخیص نہیں ہو رہی۔ احباب سے موصوف کی کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

❁ مکرم نعمت اللہ جاوید صاحب مربی سلسلہ ضلع قصور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد مکرم بابو عنایت اللہ صاحب آف محمود آباد سندھ حال دارالعلوم شرقی حلقہ مسرور ربوہ مختلف عوارض کی وجہ سے صاحب فراش ہیں۔ پھیپھڑوں میں انفیکشن کی وجہ سے سانس میں بھی دقت ہے، بلڈ پریشر کا عارضہ بھی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

❁ مکرم منور احمد واہلہ صاحب نائب افسر حفاظت عملہ خاص تحریر کرتے ہیں کہ میری والدہ محترمہ وزیر بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد حسین واہلہ صاحب دارالنصر غربی اقبال ربوہ کے سینے پر کچھ عرصہ سے پھنسی تھی جس کا مورخہ 25 مارچ 2013ء کو کراچی میں کامیاب آپریشن ہوا ہے۔ ہسپتال سے گھر آ گئی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ آپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور مکمل شفا عطا کرے۔ آمین

مثالی وقار عمل

(مجلس خدام الاحمدیہ ضلع میر پور خاص)

❁ مکرم راشد احمد عقیل صاحب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع میر پور خاص تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 2 مارچ 2013ء کو مجلس خدام الاحمدیہ ضلع میر پور خاص کو ضلعی سطح پر مثالی وقار عمل کروانے کی توفیق ملی۔ صبح 8:45 پر دعا کے ساتھ اس مثالی وقار عمل کا آغاز ہوا۔ یہ وقار عمل ایک کچے راستے پر (جو کہ نصرت آباد فارم کو گوٹھ چوہدری محمود احمد کے ساتھ ملاتا ہے) ہوا۔ نصف کلومیٹر اس جھاڑی دار راستے سے جھاڑیاں وغیرہ کاٹی گئیں۔ نیز اس راستے میں واٹر کورس کا پُل ٹوٹا ہوا تھا اور اسی طرح نہر کا پل بھی خستہ حال تھا۔ دوران وقار عمل نہر کے پل کے اطراف مٹی وغیرہ ڈال کر درست کیا گیا نیز واٹر کورس کے اوپر لکڑیوں کا پل بنایا گیا۔ جس سے عوام الناس کو کافی آسانی ہوئی۔ یہ وقار عمل ڈھائی گھنٹہ جاری رہنے کے بعد 11:15 بجے دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ اس مثالی وقار عمل میں ضلع بھر کی 6 مجلس کے 46 خدام نے شرکت کی۔

تربیتی سیمینار

❁ مکرم رفیع احمد سندھو صاحب ناظم تربیت مجلس خدام الاحمدیہ ضلع میر پور خاص تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 26 فروری 2013ء کو مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ نصرت آباد ضلع میر پور خاص کا بمقام گوٹھ چوہدری محمود احمد صاحب اور مورخہ 27 فروری 2013ء کو مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ میر پور خاص ضلع میر پور خاص کا بمقام میر پور خاص زیر صدارت مکرم زبیر محمود صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع میر پور خاص ضلعی سیمینار بابت مجلس شوریٰ 2012ء کی تجویز نمبر 2 لین دین اور مالی معاملات میں دینی احکامات کو دستور العمل بنائیں' منانے کی توفیق ملی اس سیمینار میں ضلع بھر کی مجموعی طور پر 8 مجالس کے 45 خدام نے شرکت کی۔

تلاوت کے بعد مکرم راشد احمد عقیل صاحب نے نظم سنائی بعد ازاں مکرم منصور احمد صاحب اٹھوال اور مکرم محمد حاذق خادم صاحب نے سیمینار کے حوالے سے تقاریر کیں۔ مجلس شوریٰ 2012ء کی تجویز نمبر 2 کے حوالہ سے ضلع میر پور خاص کی 15 مجالس میں بھی مجلس کی سطح پر سیمینار منعقد کیا گیا۔ جن میں مجموعی طور پر 135 خدام نے شرکت کی۔

سانحہ ارتحال

❁ مکرم حافظ عبدالاعلیٰ صاحب نائب وکیل المال اول تحریک جدید تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد محترم عبدالعزیز صاحب پھیرو چیچی کنری ضلع عمرکوٹ مورخہ 3۔ اپریل 2013ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ اسی دن شام 5 بجے پھیرو چیچی میں نماز جنازہ ادا کی گئی بعدہٗ میت کو ربوہ لایا گیا۔ مورخہ 4۔ اپریل کو بعد از نماز عشاء بیت المبارک میں صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم خالد محمود الحسن بھٹی صاحب وکیل الدیوان تحریک جدید نے دعا کروائی۔ مرحوم ہمدرد، ملنسار اور نافع الناس وجود تھے۔ آپ پانچ وقت نماز کے پابند اور باقاعدگی کے ساتھ نماز تہجد ادا کرتے تھے۔ نماز کے اوقات میں گھر میں بھی اور ہمسایوں کو بھی نماز کے لئے کہتے تھے۔ خلافت سے محبت کرنے والے مرکزی نمائندگان، مربیان اور معلمین سے بہت محبت رکھتے تھے۔ مرکز سے آئے ہوئے مہمانوں کی مہمان نوازی کرتے ہوئے بے حد خوشی محسوس کرتے تھے۔ خاکسار کے دادا محترم منشی فضل دین صاحب پارٹیشن سے پہلے ہی ناصر آباد اسٹیٹ سندھ میں بطور منشی تعینات ہوئے والد محترم بھی دادا جان کے ساتھ آ گئے مرحوم نے پسماندگان میں خاکسار کے علاوہ 2 بیٹے اور 9 بیٹیاں 2 بہنیں اور 2 بھائی سوگوار چھوڑے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اللہ تعالیٰ مرحوم کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار ان تمام احباب کا بھی تہہ دل سے مشکور ہے جو مجھے حوصلہ دینے میرے گھر آئے اللہ تعالیٰ سب کو جزا دے۔ آمین

نکاح

❁ مکرم ناصر احمد صاحب لطیف آباد حیدر آباد تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم محمد فیصل صاحب لطیف آباد حیدر آباد کے نکاح کا اعلان مکرم یونس علی آصف صاحب مربی سلسلہ گاڑی کھاتہ حیدر آباد نے مورخہ 24 جنوری 2013ء کو محترمہ فائزہ اسلام صاحبہ بنت مکرم عبدالستار صاحب کینیڈا کے ساتھ مبلغ دس ہزار کینیڈین ڈالرز حق مہر پر کیا۔ احباب سے اس نکاح کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

فری میڈیکل کیمپ

(احمدیہ کلینک کسوموں کینیا)

❁ مکرم مبارک احمد طاہر سیکرٹری مجلس نصرت جہاں۔ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مجلس نصرت جہاں کے تحت افریقہ کے احمدیہ طبی اداروں میں خدمات سرانجام دینے والے واقف ڈاکٹر صاحبان اپنے ہسپتال اور کلینک میں مریض دیکھنے کے ساتھ ساتھ قریبی علاقہ جات میں فری میڈیکل کیمپ کا انعقاد کرتے ہیں۔ مکرم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب میڈیکل آفیسر انچارج احمدیہ کلینک کسوموں (Kisumu) کینیا نے اطلاع دی ہے کہ مکرم محمد افضل ظفر صاحب مربی سلسلہ نیانزا ریجن (Nyanza Region) کے تعاون سے 17 فروری 2013ء کو Kournaje کے مقام پر ایک کامیاب فری میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ یہ کیمپ صبح پونے گیارہ بجے شروع ہوا اور شام ساڑھے چار بجے تک جاری رہا۔ 245 مرد و زن اور بچوں نے اس کیمپ سے فائدہ حاصل کیا۔ 2013ء میں یہ ان کا تیسرا فری میڈیکل کیمپ ہے۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ 12 افریقن ممالک میں قائم ہمارے 41 طبی اداروں کو بیمار اور دکھی مخلوق کی زیادہ سے زیادہ خدمت کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین

پتہ درکار ہے

❁ مکرمہ ناصرہ سلطان صاحبہ بنت مکرم سلطان احمد صاحب وصیت نمبر 65902 نے مورخہ 7 مئی 2007ء کو کیلا کلواری کوٹ احمدیاں تحصیل ماتلی ضلع بدین سے وصیت کی تھی۔ سال 2009-10 سے موصیہ کا دفتر سے رابطہ نہ ہے۔ اگر موصیہ خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی کو ان کے موجودہ پتہ یا فون نمبر کا علم ہو تو دفتر ہذا کو فوری مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

❁❁❁❁❁

حب سعال
کھانسی خشک ہو یا تر ہر دو میں مفید ہے۔
(چوسنے کی گولیاں)
قند شفاء
نزلہ، زکام اور فلو کیلئے انسٹنٹ جوشاندہ
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ (چناب نگر)
فون 047621153 فیکس 0476212382

ربوہ میں طلوع وغروب 9/اپریل

طلوع فجر	4:21
طلوع آفتاب	5:45
زوال آفتاب	12:10
غروب آفتاب	6:35

الصادق اکیڈمی بوائز دارالصدر جنوبی
کلاس 6th تا 9th داخلہ جاری
الصادق اکیڈمی جماعتی اداروں کے شانہ بشانہ پچھلے 25 سال سے اہالیان ربوہ کی تعلیمی میدان میں خدمت میں پیش پیش
● پریپ تا کلاس فائیو گرلز سیکشن میں داخلے جاری ہیں
● فیصل آباد بورڈ سے الحاق شدہ
● چند اساتذہ کی آسامیاں خالی ہیں
پرنسپل الصادق بوائز نزد مریم ہسپتال ربوہ
0476214399

کار برائے فروخت
ماڈل 2004-XLI سفید رنگ۔ بہترین کنڈیشن
رابطہ نمبر: 0333-6759980

احمد ٹریولز انٹرنیشنل گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

اکسیر موٹاپا
موٹاپا دور کرنے کیلئے مفید دوا
کورس 3 ڈبیاں
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

UNIVERSAL ENTERPRISES
Dealers of Pakistan Steel Mills & Importers
Deals in all kind of products
HR, CR, GP coils & Sheets
Talb-e-Dua: Mian Zahid Iqbal
S/O Mian Mubarik Ali (Late
universalenterprises1@hotmail.com

تمام۔ پرانی پیچیدہ اور ضدی امراض کیلئے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

مٹاپا ختم
ایک ایسی دوا جس کے چھ ماہ تک استعمال سے خدا کے فضل سے وزن 40 پونڈ تک کم ہو جاتا ہے۔ دوا منگوا کر بیٹھے بیٹھے حاصل کریں
عطیہ ہومیو میڈیکل ڈسپنسری اینڈ لیبارٹری
نصیر آباد رحمن ربوہ: 0308-7966197

سونے اور چاندی کے دلکش زیورات کا مرکز
GM
میاں غلام مصطفیٰ جیولرز
میرک ضلع اوکاڑہ 044-2003444-2689125
طالب دعا
میاں غلام صابر
0345-7513444
0300-6950025

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات کا مرکز بہترین تشخیص مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد فون 2647434

The Vision of Tomorrow
New Haven Public School
Multan Tel :061-6779794

الیشیز اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیچ
جیولرز اینڈ کریمیکنگ
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز ربوہ 0300-4146148
فون شوروم چوکی 047-6214510- 049-4423173

Education Concern
Study Abroad
Get Admission in Top Level Universities / Colleges / Schools in UK, USA, Canada, Australia, New Zealand, Malaysia, Ireland, Holland & China.
IELTS™
Training & Testing Center
Training By Qualified Teachers
International College of Languages ICOL
Visit / Settlement Abroad:
→ Jalsa Visa
→ Apeel Cases
→ Visit / Business Visa.
→ Family Settlement Visa.
→ Supper Visa for Canada.
Education Concern (British Council Trained Education Consultant)
67-C, Faisal Town, Lahore
042-35162310 / 35177124 / 0331-4482511
www.educationconcern.com
info@educationconcern.com
Skype ID: counseling.educon

PTCL-V فرنچائز
EVO, Brodband, Vfone بروقت ہر جگہ
MTA دوران سفر یا گھر میں تیز ترین EVO انٹرنیٹ
Vfone موبائل میں بھی دستیاب ہے۔
تحسین ٹیلی کام حافظ آباد روڈ پنڈی بھٹیاں
میاں طارق محمود بھٹی آفس 0547-531201,2
حافظ اعجاز احمد بھٹی 0300-7627313,0547415755

بلال فری ہومیوپیتھک ڈسپنسری
بانی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم سرما: صبح 9 بجے تا $4\frac{1}{2}$ بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا $1\frac{1}{2}$ بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای میل ایڈریس پر بھیجیں
E-mail:bilal@cpp.uk.net

داؤد آٹوز
Best Quality PARTS
ڈیلر: سوزوکی، پک اپ وین، آلٹو، F.X، جیپ کلٹس
خیبر، جاپان، جینئن جاپان چائنہ اینڈ لوکل سپیئر پارٹس
طالب۔ داؤد احمد، محمد عباس احمد
دعا • محمود احمد، ناصر الیاس
بادامی باغ لاہور 13-KA آٹو سنٹر
فون شوروم: 042-37700448
042-37725205

GERMAN
جرمن لینگویج کورس
for Ladies
047-6212432
0304-5967218

FR-10

Dawlance Super Exclusive Dealer
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکروویو اوون، واشنگ مشین، ٹی وی، ڈی وی ڈی جیسکو جنریٹرز استریاں، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈوچ میکرز، یو پی ایس سٹیبلائزر ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سیکٹ کلر لائٹ انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔
گوہر الیکٹرونکس گولبازار ربوہ
047-6214458

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

9/اپریل 2013ء

1:25 am	راہ ہدیٰ
3:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 15 جون 2007ء
4:05 am	تقاریر جلسہ سالانہ قادیان 2012ء
6:20 am	دورہ حضور انور مغربی افریقہ
7:25 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 15 جون 2007ء
8:30 am	تقاریر جلسہ سالانہ قادیان 2012ء
12:00 pm	خدام الاحمدیہ یوکے کا اجتماع 2010ء
2:00 pm	سوال و جواب
11:30 pm	خدام الاحمدیہ یوکے اجتماع

دورہ انسپکٹران تعلیم

نظارت تعلیم کی طرف سے دو انسپکٹران یکم اپریل 2013ء سے ضلع شیخوپورہ، ضلع راولپنڈی اور ضلع اٹک کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت سے فروغ تعلیم کے سلسلہ میں ان کے ساتھ بھرپور تعاون کرنے کی درخواست ہے۔

(نگران امداد طلباء نظارت تعلیم)

گمشدہ ڈائری

مکرم داؤد احمد مرزا صاحب مکان نمبر 8/5 باب الابواب شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔ ایک عدد ڈائری مورخہ 25 مارچ 2013ء کو دارالشکر جنوبی ربوہ سے باب الابواب شرقی ربوہ آتے ہوئے راستے میں کہیں گر گئی ہے اس کے اندر ضروری کاغذات تھے جن صاحب کو ملے خاکسار کو پہنچا دیں یا اس فون پر نمبر اطلاع دیں۔

0336-7050880

Invitation for
Seminar
Study in
University of Glasgow
Venue & Time:
18th April-Thursday
5:00pm to 8:00pm
at the PC Hotel Board Room "F"
Generous Scholarships Available of up to £3,000 to £5000
EC
Education Concern
67-C, Faisal Town, Lahore
0331-4482511
042-35177124
www.educationconcern.com